مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

ترجمۃ القران الکریم

عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ

قولہ تعالیٰ. واذا قیل لھم آمنوا کما امن الناس قالو ا انومن کما امن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون(بقرۃ . آیت 13)

ترجمہ:۔ جب ان سے (منافقین سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (صحابہ کرام) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف لائے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ۔ یقیناً یہی بیوقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔

قارئین کرام! مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے منافقین کا قول نقل کرتے ہوئے ان کی تردید فرمائی ہے۔ منافقین کا کہنا تھا کہ نعوذ باللہ یہ صحابہ کرام بیوقوف اور احمق ہیں۔ کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور اشارہ پر اپنی جانیں، مال اور وقت قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ خود منافقین احمق اور بیوقوف ہیں لیکن یہ حقیقت حال سے واقف نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ایمان کو دوسروں کے لیے معیار اور کسوٹی قرار دیا ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ میں 138 نمبر آیت میں فرمایا۔

فان آمنو بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا ۔ اگر یہ مخالفین ایسے ایمان لائیں جیسا کہ تم (اے صحابہ) ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں۔

یاد رہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے متعدد آیات میں صحابہ کرام کے فضائل و مناقب اور ان کی خدمات اور ان کے ایمان کی شہادت اور کامیابی و کامرانی کے تذکرے فرمائے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد گرامی ہے۔

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ واعدلھم جنات تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم (توبہ آیت ۱۰۰)

مہاجرین وانصار میں سے جنہوں نے اسلام قبول کرنے (باقی صفحہ نمبر 67)

ترجمۃ الحدیث

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم

عن عائشہ رضی اللہ عنھا قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ و علیہ مرط مرحل من شعرا سود فجاء الحسن بن علی رضی اللہ عنھما فادخلہ، ثم جاء الحسین رضی اللہ عنہ فدخلہ ثم جاء ت فاطمۃ رضی اللہ عنھا فادخلھا ثم جاء علی رضی اللہ عنہ فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک دن) صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ کے جسم مبارک پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک منقش چادر تھی اس دوران حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو آپ نے انہیں چادر میں داخل کیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوئے پھر حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ نے انہیں بھی چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا۔ پھر فرمایا اے اہل بیت اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے گندگی (گناہوں کی آلودگی) دور کرے اور تمہیں پاک کرے۔

قارئین کرام۔ مذکورہ حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں نواسے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اہل بیت قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسری کئی احادیث میں بھی مذکورہ حضرات کو اہل بیت کہا گیا ہے۔ صرف ایک حدیث کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ندع ابناء نا وابناء کم (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ...... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور فاطمہ حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اللھم ھو لاء اھل بیتی (کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم) بحوالہ مشکوۃ المصابیح باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ) مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ اہل بیت مذکورہ حضرات ہیں جبکہ قرآنی آیت (باقی صفحہ نمبر 67)